بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ — فون ۲۹۲ — ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۱۵ رمضان ۱۳۹۹ھ ۔ ۹ ظہور ۱۳۵۸ہش ۔ ۹ اگست ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۸۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۹ ظہور (اگست) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

آج طبیعت نسبتاً بہتر ہے ۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے ۔

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے ۔ آمین

ربوہ ۔ ۷ ظہور (اگست) مسجد مبارک میں آج مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل کا درس القرآن شروع ہو گیا ۔ آپ کے ذمہ سورۃ رعد تا سورۃ کہف کا درس دینا ہے ۔ آپ کے متبادل مکرم محمد احمد صاحب جلیل ہیں ۔

اس کے علاوہ مسجد مبارک میں نماز فجر کے بعد آج مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کے درسِ حدیث کا آخری دن تھا ۔ کل سے مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر درس دیا کریں گے ۔ ان کا درس الحدیث ۱۹ ر رمضان المبارک تک جاری رہے گا ۔ خواتین کے لئے پردہ کا انتظام ہے ۔ احباب اور خواتین بہت ذوق و شوق سے رمضان المبارک کی برکات سے استفادہ کرنے کے لئے ہر دو درس ہائے قرآن و حدیث میں شامل ہو رہے ہیں ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ سے ملاقات کے سلسلہ میں ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ رمضان المبارک کی مصروفیات کی وجہ سے عام ملاقات بند رہے گی ۔ ضروری ملاقات صرف جمعرات کے روز ہو سکے گی جس کیلئے پہلے تحریری منظوری حاصل کر کے وقت مقرر کروا لینا ضروری ہو گا ۔

پرائیویٹ سیکرٹری

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

مومن کا چہرہ اور ہر عضو اس کو ایک امتیاز بخشتا ہے

اس امتیاز اور دیگر آیات کا ادب اور احترام کرنا بہت ضروری ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادِ باری تعالیٰ

وَلَا تَتَّخِذُوۡۤا اٰیٰتِ اللّٰہِ ہُزُوًا ۫ وَّاذۡکُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ وَمَاۤ اَنۡزَلَ عَلَیۡکُمۡ مِّنَ الۡکِتٰبِ وَالۡحِکۡمَۃِ یَعِظُکُمۡ بِہٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ﴿۲۳۲﴾ (البقرہ : ۲۳۲)

ترجمہ :- اور تم اللہ کے احکام کو محلِ تمسخر نہ بناؤ اور تم پر جو اللہ کا انعام ہوا ہے اس کو یاد رکھو اور اسے بھی یاد رکھو جو اُس نے تم پر اُتارا ہے یعنی کتاب اور حکمت کو کہ وہ اس کے ذریعہ سے تمہیں نصیحت کرتا ہے ۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور جان لو کہ اللہ ہر ایک بات کو خوب جانتا ہے ۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا قَالَ کَانَ قَوۡمٌ یَسۡاَلُوۡنَ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اِسۡتِہۡزَاءً فَیَقُوۡلُ الرَّجُلُ مَنۡ اَبِیۡ وَیَقُوۡلُ الرَّجُلُ تَضِلُّ نَاقَتُہٗ اَیۡنَ نَاقَتِیۡ فَاَنۡزَلَ اللّٰہُ ہٰذِہِ الۡاٰیَۃَ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَسۡـَٔلُوۡا عَنۡ اَشۡیَآءَ اِنۡ تُبۡدَ لَکُمۡ تَسُؤۡکُمۡ ۔ (بخاری کتاب التفسیر)

ترجمہ :- حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بعض لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے استہزاءً بعض سوال پوچھ رہے تھے ۔ ایک شخص نے کہا میرے والد کون ہیں ؟ دوسرے نے کہا میری اونٹنی گم ہو گئی ہے میری اونٹنی کہاں ہے ؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی : یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَسۡـَٔلُوۡا عَنۡ اَشۡیَآءَ اِنۡ تُبۡدَ لَکُمۡ تَسُؤۡکُمۡ ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

”پس میں پھر کہتا ہوں کہ میری باتوں کو استخفاف اور استہزاء کی نظر سے نہ دیکھیں ۔ استہزاء سے کفر کا اندیشہ ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی آیات کا ادب اور خوف ہونا چاہیئے ۔ ہر ایک عارف ان باتوں کے ہزارہا جواب دے سکتا ہے ۔ کیا چہروں میں ایسی علامات نہیں ہوتیں جن کو دیکھ کر ہم ایک سعید اور شقی ، بدمعاش اور خوش اطوار میں تمیز کر سکتے ہیں اور پہچان لیتے ہیں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت لکھا ہے کہ ایک شخص نے آپ کو دیکھ کر کہا کہ یہ جھوٹوں کا منہ نہیں ۔ اب وہ کونسا نشان تھا جو جھوٹوں میں ہوتا ہے اور آپ میں نہ تھا ۔ ایک امتیاز تو تھا جس کو بصیرت والا انسان دیکھ سکتا ہے ۔ ایسا ابلہ اور احمق کون ہے جو نیک اور بد کو چہرہ سے دیکھ کر تمیز نہیں کر سکتا ۔ مومن کا چہرہ اور ہر عضو اس کو ایک امتیاز بخشتا ہے اور اس کے باخدا ہونے پر دلالت کرتا ہے ۔ پھر اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہرِ نبوت میں ایک خصوصیت ہو تو بتلاؤ اس سے کیا استبعاد لازم آتا ہے ۔ سب کچھ ممکن ہے ۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۸۵)

پبلشر :- مسعود احمد ؛ پرنٹر :- سید عبدالحی ؛ مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت :- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۵ رمضان ۱۳۹۹ھ

۹ ظہور ۱۳۵۸ ہش

۹ اگست ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنتہائی دردانگیز صورتِ حال اور اسکی اصلاح کا صحیح طریق

دُنیا میں مسلمان ممالک کے آزاد و خود مختار ہونے، ان میں سے بہت سے ممالک کے تیل کی سیّال دولت سے مالا مال ہونے اور بہت سے دیگر معدنی وسائل اور زبردست افرادی قوت کا مالک ہونے کے باوجود آج دُنیا بھر میں مسلمان جن سنگین حوادث کا شکار ہیں اور جن مشکلات و مصائب میں گھرے ہوئے ہیں اور جو خطرات ان کے سروں پر منڈلا رہے ہیں ان کی طرف واضح اشارے کرنے کے بعد ہفت روزہ "الاعتصام" نے اپنے ایک حالیہ اداریہ میں جس افسوسناک صورتِ حال کی نشان دہی کی ہے وہ ہمارے لئے ازحد غم انگیز اور دردناک ہے۔ وہ رقمطراز ہیں:-

"الغرض جس طرف دیکھو اسلامی ممالک اور مسلمانانِ عالم عجیب و غریب حالات کا شکار ہیں۔ یہ حالات تو متقاضی اِس بات کے ہیں کہ تمام مسلمان بحیثیتِ مجموعی اپنا رُخ دُنیا سے موڑ کر آخرت کی طرف کریں، بدعملی سے تائب ہو کر اللہ کو راضی کرنے کی کوشش کریں کہ موجودہ حالات عذابِ الٰہی ہی کی شکل ہے جس میں وہ اپنی بدعملی کی وجہ سے مبتلا کئے جا رہے ہیں گو ہمیں اس کا احساس اور شعور شاید نہیں۔"

(ہفت روزہ "الاعتصام" بابت ۳ اگست ۱۹۷۹ء صفحہ ۳)

اِس میں شک نہیں "الاعتصام" نے جن حوادث، خطرات اور مشکلات و مصائب کا ذکر کیا ہے وہ فی الواقعہ موہوم نہیں حقیقی ہیں اور مزید پریشان کُن اور فکر انگیز بات یہ ہے کہ ان کی شدّت اور سنگینی میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ درد و کرب کے عالم میں دل اِس سوچ میں غرق ہو جاتا ہے کہ وہ اُمّت جسے خدا تعالیٰ نے ساری دُنیا کی ہدایت و رہنمائی کے لئے پیدا کیا ہے اور جسے خیرِ اُمّت قرار دیا ہے آج کیوں مشکلات و مصائب میں گھری ہوئی ہے اور اِن مشکلات و مصائب نے ان کے لئے عذابِ الٰہی کی شکل کیوں اختیار کر لی ہے؟ اور کثرتِ اموال اور کثرتِ تعداد کے باوجود ان سے وہ معاملہ کیوں ہو رہا ہے جو خدا تعالیٰ اِس خیرِ اُمّت کے مخالفوں اور معاندوں سے کیا کرتا تھا جیسا کہ اُس نے خود فرمایا:-

فَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُم بِهَا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ ۝ (التوبہ آیات ۵۵، ۸۵)

ترجمہ:- پس تو ان کے مالوں اور ان کی اولادوں پر تعجب نہ کر۔ اللہ صرف یہ چاہتا ہے کہ ان مالوں اور اولادوں کے ذریعہ سے ان کو اِس دُنیا کی زندگی میں عذاب دے اور یہ کہ ان کی جانیں ایسے وقت میں نکلیں کہ وہ منکر ہی ہوں۔

دراصل آج دُنیا بھر میں مسلمانوں کے لئے حالات جو سنگین صورت اختیار کرتے جا رہے ہیں مادی اسباب سے قطع نظر ان کی بنیادی وجہ ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ بزعمِ خود اصلی اور حقیقی مومن ہونے کے باوجود وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں حقیقی مومنوں کے اُس معیار پر پورے نہیں اُترتے جو ان کے حق میں لازمی طور پر کامیابی اور غلبہ پر منتج ہوا کرتا ہے اور جس کا ذکر کرتے ہوئے خدا نے خود فرمایا ہے:-

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝

(آل عمران آیت ۱۴۰)

ترجمہ:- اور تم کمزوری نہ دکھاؤ اور تم غم نہ کرو اور اگر تم مومن ہو تو تم ہی بالا ہو گے۔

اگر دُنیا بھر کے مسلمان خود اپنی اور دیگر اہلِ دُنیا کی نگاہوں میں نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں اِنْ كُنتُم مُّؤْمِنِينَ کے معیار پر پورے اُترنے والے ہوتے تو یہ سنگین حوادث و خطرات، یہ مصائب و آلام جنہوں نے انہیں گھیرا ہوا ہے اور جنہوں نے بقول "الاعتصام" بداعمالیوں کی وجہ سے عذابِ الٰہی کی صورت اختیار کی ہوئی ہے ان کا نام و نشان نہ ہوتا بلکہ ان کے حق میں اَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ کا وعدہ بڑی شان سے پورا ہو کر انہیں دُنیا بھر میں غالب اور معزز و مفتخر ہونے کے اعزاز سے بہرہ ور کر دکھاتا۔ پس اصل ضرورت عاجزی اور تضرع اختیار کر کے اپنے آپ کو بنانے کی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں حقیقی مومن قرار پا سکیں۔ اِس کے لئے خود ساختہ معیاروں کو خیرباد کہہ کر اپنے آپ کو خدائی منشاء کے مطابق ڈھالنا ضروری ہے۔ یہ ساری مصیبت وارد ہی خود ساختہ معیاروں کی وجہ سے ہوئی ہے اور اِس حقیقت کی آئینہ دار ہے کہ من حیث المجموع سب نے ہی خدا تعالیٰ کو ناراض کر لیا ہے اور اپنے آپ کو قُلْ مَا يَعْبَأُ بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ ۖ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا ۝ (الفرقان آیت ۷۷) کا مصداق بنا لیا ہے۔ اے کاش ایسا نہ ہوتا اور یہ دل دوز صورتِ حال رونما نہ ہوتی!

پھر یہ بھی نہیں کہ روئے زمین کے مسلمانوں کو ان فتنوں، خطرات اور حوادث سے بروقت آگاہ نہ کیا گیا ہو جن میں وہ اپنی غفلت اور لاپرواہی کی وجہ سے گھرے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے اسلام کے ایک بطلِ جلیل نے انہیں آج سے نوّے سال پہلے خبردار کر دیا تھا اور ان سے بچنے کی راہ بتا دی تھی۔ چنانچہ اسلام کے اس بطلِ جلیل نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا تھا:-

"اے مسلمانو! خدا کی طرف بھاگو اور ان فتنوں سے بچو جو تمہارے آگے پیچھے اور تم میں موجیں مار رہے ہیں اور اُٹھ رہے ہیں اور وہ عمل کرو جس سے خدا راضی ہو جائے تا تمہیں خدا کے نزدیک درجہ ملے..... اے لوگو! اپنے نفسوں کو صاف کرو اور اپنے سینوں کو پاک بناؤ۔ اور تمہیں دُنیا کا مردار اور اُس کی چربی بیہودہ خوش نہ کرے اور اس کے کُتّے تمہیں اس گوشت کی طرف نہ کھینچیں اور بجز پاک مسلمان ہونے کی حالت کے مت مرو۔ اور خلقت کی لعنت سے مت ڈرو کیونکہ وہ سہل اور آسان ہے۔ اور اُس خدا کی لعنت سے ڈرو جس کی لعنت مونہوں کو کالا کر دیتی ہے اور نیچے گرنے والوں کے گڑھے میں ڈالتی ہے۔ ہماری یہ نصیحت ہے سو اس نصیحت کو یاد رکھو اور گواہ رہو کہ ہم نے اِس نصیحت کو پہنچا دیا اور خدا سب گواہوں سے بہتر ہے۔"

(ترجمہ از عربی --- نور الحق حصہ اوّل صفحہ ۳۰، ۳۱)

اور پھر ان فتنوں سے بچنے کی راہ سے آگاہ کرتے ہوئے اِسی ضمن میں مزید فرمایا:-

"اے وے لوگو جو ظلمت کے گڑھے میں دبے ہوئے اور شکوک و شبہات کے نیچے میں اسیر اور نفسانی جذبات کے غلام ہو صرف اسمی اور رسمی اسلام پر ناز مت کرو اور اپنی سچی رفاہیت اور اپنی حقیقی بہبودی اور اپنی آخری کامیابی اِنہی تدبیروں میں نہ سمجھو جو حال کی انجمنوں اور مدارس کے ذریعہ کی جاتی ہیں۔ یہ اشغال بنیادی طور پر فائدہ بخش تو ہیں اور ترقیات کا پہلا زینہ متصوّر ہو سکتے ہیں مگر اصل مدعا سے بہت دُور ہیں..... سو جاگو اور ہوشیار ہو جاؤ ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ مبادا سفرِ آخرت ایسی صورت میں پیش آوے جو دراصل الحاد اور بے ایمانی کی صورت ہو۔ یقیناً سمجھو کہ فلاحِ عاقبت کی امیدوں کا تمام مدار و انحصار ان رسمی علوم کی تحصیل پر ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اور اُس آسمانی نور کے اُترنے کی ضرورت ہے جو شکوک و شبہات کی آلائشوں کو دُور کرتا اور ہوا و ہوس کی آگ کو بجھاتا اور خدا تعالیٰ کی سچی محبت اور سچے عشق اور سچی اطاعت کی طرف کھینچتا ہے۔"

(فتح اسلام صفحہ ۴۲)

اے خدا! اے ذوالمجد والعطاء! اے رحیم اور مشکل کشا! تو ہمارے دلوں کی درد بھری پکار سُن اور اپنی اِس اُمّت پر رحم فرما۔ انہیں وہ کان عطا کر جو تیری آواز کو سُن سکیں اور انہیں وہ آنکھیں عطا فرما جو اُس نور کو دیکھ سکیں جو تُو نے ان کی

(باقی صفحہ [illegible] پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومنوں کا موسم بہار ——— رمضان

(مکرم نذیر احمد صاحب خادم چک ۱۸۴/۷ آر ڈاک خانہ خاص ضلع بہاول نگر)

اسلام ایک کامل زندہ، زندگی بخش اور دائمی دین ہے۔ اس حسین ترین دین متین کی تمام عبادات و تعلیمات اور احکامات کی غرض یہ ہے کہ انسان اپنے پیدا کرنے والے رب کریم، رحمان و رحیم کی محبت و معرفت میں ترقیات کرتا چلا جائے۔ اور اس خالق حقیقی کی صفات کے رنگ میں رنگین ہو کر ایک طرف اس محبوب و مطلوب اور معبود و مقصود سے اپنا تعلق مضبوط کرتا چلا جائے اور دوسری طرف اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی اور ان سے ہمدردی و غمگساری میں ان اخلاق حسنہ پر کاربند ہو جن کی رب العزت نے تاکید فرمائی ہے۔

جس طرح نماز، زکوٰۃ اور حج کی عبادات انسان کو اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق توازن کے ساتھ ادا کرنے اور اسے باخلاق اور خدا نما انسان بنانے کے لئے انتہائی ضروری اور مفید ہیں اسی طرح ماہ رمضان کے انتیس یا تیس روزے انسان کے کردار کو سنوارنے اس کی روح کو نکھارنے اور اسے محب حقیقی بنانے کے لئے لابدی ہیں

روزوں کے لئے قرآن حکیم میں الصیام کا لفظ آیا ہے جو جمع ہے اور کا واحد صوم ہے۔ جس کے معنی کسی چیز سے رکنا۔ اسلامی اصطلاح میں روزہ سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت فجر کی اذان سے لے کر سورج غروب ہونے تک کھانے پینے اور بیویوں سے خاص تعلق قائم کرنے سے رکنا۔ سورۂ بقرہ کے رکوع ۲۳ میں اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ پر روزوں کو فرض قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝

اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ تم پر (بھی) روزوں کا رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے۔ جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں تا کہ تم روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے بچو

اس آیت کریمہ میں روزوں کی غرض تقویٰ یعنی روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے بچنا بتائی گئی ہے۔ اس عارضی جہان اور سرائے فانی میں انسان کے خیالات کو صراط مستقیم سے بھٹکانے اور اسے آفات نفس اور حیوانی جذبات کے دام میں پھنسانے والی بے شمار شیطانی تحریکات اور روحانیت سوز محرکات پائے جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے انسان نفس امارہ کے جنگل سے رہائی پانے میں دشواری محسوس کرتا ہے اور نفس لوامہ نفس مطمئنہ میں تبدیل ہونے کے لئے مرغ بسمل کی طرح تڑپتے ہوئے پکار اٹھتا ہے کہ

گناہوں سے بھری دنیا میں یہ کیا کر دیا مجھ کو
میرے خالق میرے مالک یہ کیا کر دیا مجھ کو

خدا تعالیٰ کی محبت کو پانے کی سچی تڑپ رکھنے والے ایسے دیوانہ مجنوں وار کو رب کریم تسلی دیتا ہے کہ اگر وہ بیمار یا مسافر نہیں تو جب رمضان کا مبارک مہینہ اپنے جلو میں بے شمار رحمتیں اور برکتیں لے کر آئے تو وہ اس کے روزے رکھے فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ گناہوں بے راہرویوں اور جہالت کی ظلمتوں سے نجات پا کر اپنے رب کو پالے گا اور سچائی و راستبازی نیکی اور تقویٰ کا نور اسے ڈھانپ لے گا۔ چنانچہ حق تعالیٰ یہ مژدہ جانفزا سناتا ہے۔ کہ اے میرے محبوب ترین رسول خیر المرسلین فخر النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔

"جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو (تو جواب دے کہ) میں (ان کے) پاس (ہی) ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہیئے کہ وہ (دعا کرنے والے بھی) میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں۔ تا وہ ہدایت پائیں۔" (البقرہ ع ۲۳)

اس آیت کریمہ میں روزہ کی حقیقی غرض حصول تقویٰ اللہ تعالیٰ کو پانے اور اس کے حضور شرف قبولیت پانے والی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان لانے اور اس کے تمام احکام (مع روزہ رکھنے) پر عمل کرنے سے مشروط کیا گیا ہے مذکورہ آیت کریمہ روزوں کی برکات کے تسلسل میں ہی آئی ہے لیکن روزہ اپنی تمام شرائط کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق رکھا جائے تبھی وہ برکات و ثمرات مل سکتے ہیں جو اس آیت میں بیان ہوئے ہیں۔ روزہ صرف اسی کا نام نہیں کہ انسان صبح سے شام تک بھوکا پیاسا رہے۔ ایسا روزہ بھوک اور پیاس کی تکلیف کے سوا اور کوئی فائدہ نہیں پہنچاتا۔ بلکہ الٹا مورد غضب الٰہی بناتا ہے۔ سیدنا سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ (بخاری)

جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے باز نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ کو (ظاہری روزہ رکھ کر) اسے بھوکا پیاسا رکھنے۔ اور کھانا پینا چھوڑ دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔

روزہ میں انسان کے تمام جذبات و خواہشات تمام اعضاء اور اعمال پر پابندی ہوتی ہے۔ وہ بری سوچ اور گندے خیالات سے باز رہے۔ اپنے دل کو ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی محبت سے معمور رکھے۔ اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رکھے۔ اور اپنے کانوں کو لغو باتوں اور گانے بجانے سننے سے بچائے اپنی آنکھوں کو برے مناظر اور فحش بینی اور نامحرم عورتوں کے دیکھنے سے روکے۔ اپنے ہاتھوں اور پیروں کو خدا تعالیٰ کی ناراضگی والے کاموں میں نہ چلائے۔ اور کوئی ایسی حرکت قول و فعل روزہ دار سے سرزد نہ ہو۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے خلاف ہو تب اسے روزہ کا اجر ملے گا۔ اور تبھی وہ روزہ کی خاص برکات سے بہرہ ور ہوگا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ فَإِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ مَرَّتَيْنِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ يَتْرُكُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي وَالصِّيَامُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا (بخاری)

روزے ڈھال (تمام برائیوں سے بچاؤ) کا کام دیتے ہیں۔ پس (روزہ دار کو چاہیئے کہ وہ) ہر قسم کے فحش بد کلامی اور شہوت رانی سے دور رہے۔ جہالت (دینی و مروجہ علوم سے ناآشنائی، غلط اعتقاد اور غیر صالح اعمال) سے مجتنب رہے۔ اگر کوئی شخص اس سے لڑائی جھگڑا کرے یا اسے گالی دے (تو روزہ دار جواباً جھگڑا اور گالی گلوچ میں ملوث نہ ہو بلکہ اسے) کہے کہ میں روزہ سے ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ (روزہ کی وجہ سے کھانا پینا چھوڑنے سے جو بو روزہ دار کے منہ سے آنے لگتی ہے وہ لوگوں کو بے شک ناگوار ہو لیکن) روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو کستوری سے بھی اچھی لگتی ہے کیونکہ روزہ دار خدا تعالیٰ کی رضا اور حکم کے تحت شہوت اور کھانا پینا چھوڑتا ہے اور انتہائی تکلیف اٹھا کر بھی اللہ تعالیٰ کی اطاعت بجا لاتا ہے) اور روزہ

ایک ایسی عبادت ہے جو میرے لئے ہے۔ لوگوں نے کبھی غیر اللہ کے لئے روزہ نہیں رکھا۔ انہوں نے غیر اللہ کی پرستش کی۔ بتوں کی پوجا کی چڑھاوے چڑھائے ان کی قربانیاں بھی دیں۔ ہر قسم کی بدعتیں بھی غیر اللہ کے لئے کیں۔ لیکن غیر اللہ اور معبودانِ باطلہ کے لئے کبھی روزے نہیں رکھے۔) پس روزہ میرے لئے رکھا جاتا ہے وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ اور میں ہی (اپنی شان کے مطابق اس کی (بہترین) جزا دوں گا۔ عام نیکیوں کا ثواب دس گنا یا اس سے بھی زیادہ ملتا ہے دیگر روزہ کا ثواب غیر محدود اور بے حساب ہوگا)

روزہ میں ایک نہایت قیمتی سبق یہ بھی ہے کہ روزہ دار اللہ تعالیٰ کے حکم سے (دورانِ روزہ) حلال اور جائز خواہشات اور چیزوں کے استعمال اور کھانے سے مجتنب رہتا ہے۔ اور اس طرح اپنے رب کے حکم کی اطاعت کرکے اس کی رضا حاصل کرتا ہے۔ پس اس کے لئے کس قدر ضروری ہے کہ جن امور جن افعال اور جن چیزوں کو ربِ اکبر نے ہمیشہ کے لئے حرام اور ناجائز اور موجب غضب الٰہی قرار دیا ہے وہ ان سے کوسوں دور رہے۔ اس ماہ کے روزوں میں نیکی اور پاکیزگی کی جو تربیت دی جاتی ہے۔ اس کا مقصد ہی یہ ہے کہ اس تربیت کے نقوش ایسے گہرے اور راسخ ہو جائیں کہ سال کے باقی گیارہ مہینوں میں بھی انسان تقوے اور پرہیزگاری اور صالحانہ زندگی اختیار کرے۔ اللہ تعالیٰ اور بندوں کے حقوق اور اپنے نفس کے حقوق باقی گیارہ مہینوں میں بھی اسی طرح ادا کرتا رہے جس طرح رمضان شریف میں ادا کرتا ہے۔ پس ماہ رمضان روحانی ٹریننگ کا مہینہ ہے۔ اسلام کی کامل تعلیمات کو اپنے دل و دماغ اور اپنی عادات و اطوار و کردار میں راسخ کرنے کے لئے ایک آسمانی ریفریشر کورس اور روحانی ٹریننگ کا مہینہ ہے۔ جو شیطانی حملوں سے بندہ کو محفوظ کرنے کے لئے ایک مضبوط قلعہ ہے۔ سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔

اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ
فُتِّحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ
وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ
جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ
الشَّيَاطِيْنُ (بخاری)

کہ جب رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں (یعنی آسمان سے رحمتوں کا نزول غیر معمولی طور پر زیادہ شروع ہو جاتا ہے اور مومنوں کے اعمال صالح اور دعائیں آسمان میں داخل ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور شرف قبولیت پاتی ہیں۔) اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ (یعنی پُرخلوص اور بے ریا روزہ داروں کے گناہوں کو ترک کر کے کثرت سے نیکیاں بجا لانے کے نتیجہ میں ان پر دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے دونوں جہانوں میں وارث بن جاتے ہیں) اور شیطانوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے (یعنی روزہ دار انسان ہر لمحہ رضائے الٰہی کو مقدم رکھنے کے نتیجہ میں آفاتِ نفس اور نفس امّارہ کی سرکش تحریکوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اس کا شیطان بے بس ہو جاتا ہے۔ اور روزہ دار پر اپنا وار کرنے کے قابل نہیں رہتا)

رمضان کے مبارک ایام میں فضل خدا کا سایہ ہر آن روزہ دار انسان کے سر پر قائم رہتا ہے۔ اس کے لئے ہر دن بے شمار برکتوں، رحمتوں اور نصرت باری کی بارش برساتا اور ہر شب انعامات و الطاف الٰہی کی چاندنی پھیلاتی ہے۔ کیونکہ روزہ دار مومنین پنجگانہ نمازوں کی وقت پر ادائیگی کرتے ہیں۔ نماز تہجد اور نماز تراویح ادا کرتے ہیں۔ کثرت سے دعائیں اور ذکر الٰہی کرتے ہیں۔ قرآن مجید کی تلاوت عام دنوں سے بہت زیادہ ہونے لگتی ہے۔ صدقہ و خیرات بھی زیادہ سے زیادہ دیا جاتا ہے۔ روزہ داروں کے روزے افطار کروائے جاتے اور ناداروں کو روزے رکھوائے جاتے ہیں۔ صدقۂ فطر یعنی فطرانہ ادا کیا جاتا ہے۔ روزہ دار کو بھوک اور پیاس کی شدت یہ احساس دلاتی ہے کہ وہ ان غریبوں ناداروں بے سہارا یتیموں، بے نواؤں، بیواؤں اور محتاجوں کی مدد کریں۔ ان کی اور ان کے بچوں کی بھوک دور کرنے اور ان کا پیٹ بھرنے کی سعی کریں۔ تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو دور کرکے اس کی رضا کو حاصل کریں۔

حدیث ہے کہ

اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللهِ

مخلوق خدا تعالیٰ کا کنبہ ہے

جو ان کو کھلاتا پلاتا اور ان کے دکھ درد مصیبت اور بیماری میں ان کی مدد کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی ہر مشکل میں ان کا نگہبان ہو جاتا ہے اور ان کی مدد کرتا ہے۔ وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللهُ فِيْ حَاجَتِهٖ)

حدیث شریف ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ بندے سے کہے گا۔ میں بیمار، بھوکا، پیاسا اور ننگا تھا تو نے کیوں نہ میری مدد کی۔ مجھے کھانا کیوں نہ کھلایا۔ پانی کیوں نہ پلایا اور کپڑا کیوں نہ اوڑھایا۔ بندہ کہے گا۔ خدایا تو تو ان باتوں سے پاک ہے میں کیونکر تیری مدد کرتا۔ خدا فرمائے گا جب میرا فلاں بندہ بھوکا پیاسا اور ننگا تھا تو گویا میں ہی بھوکا پیاسا تھا۔ اگر تو اس کو کھلاتا پلاتا تو گویا مجھے ہی کھلاتا پلاتا۔

اس حدیث سے اندازہ کریں کہ اللہ تعالیٰ کو کس قدر ناراضگی ہوتی ہے ایسے امیر یا صاحب حیثیت انسان پر جو باوجود مقدرت کے اپنے انسان بھائیوں کی بھوک پیاس دکھ درد اور بیماری و بے روزگاری کو دور کرنے میں مدد سے تغافل و لاپرواہ رہتا ہے۔ اور کس قدر خوش ہوتا ہے حق تعالیٰ اس خوش نصیب پر جو جس رنگ میں اپنے انسان بھائی کی مدد کر سکتا ہے کرتا ہے رمضان کے اس نہایت قیمتی سبق کو ہمیشہ یاد رکھنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ تا کہ مسلمانوں کے ماحول اور اردگرد میں بسنے والا کوئی انسان کسی قسم کی محرومی کے قلق اور اذیت میں مبتلا ہو کر آہیں نہ بھرتا رہے۔ اس کی ہر تکلیف اور درد کا فوری تدارک ہو جائے۔ اس کی ہر ضرورت کو جلد تر پورا کر دیا جائے۔ اور جو تعاون اسے درکار ہے وہ اسے حاصل ہو جائے۔ تا پورا معاشرہ خوشحالی و مسرت اور عزت کی دولت سے مالا مال ہو کر جنت کا نمونہ بن جائے۔ رمضان کے یہی تقاضے ہیں۔ جنہیں سمجھنے اور ان پر عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمتیں ان پر نازل ہوتی ہیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس مہینہ کی نفل عبادت دوسرے دنوں اور مہینوں کی فرض عبادت کے برابر ہے اور فرض عبادت دوسرے مہینوں کی فرض عبادت سے ستر گنا زیادہ افضل ہے اس ماہ مبارک میں مومن کے رزق میں فراخی دی جاتی ہے۔ اور پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں لیلۃ القدر آتی ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسے لیلۃ القدر میسر آئے وہ یہ دعا کرے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ
تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ
عَنِّيْ (ترمذی کتاب الدعوات)

کہ اے اللہ تو درگزر اور معاف کرنیوالا ہے۔ اور درگزر کی عادت کو پسند کرتا ہے۔ پس تو مجھے (میرے گناہ) معاف فرما دے۔

ان سطور سے عیاں ہے کہ رمضان المبارک میں اہل ایمان کے گلستان میں بہار کا موسم آجاتا ہے۔ ماحول روحانیت و پاکیزگی دعاؤں اور ذکر الٰہی، کلام پاک کی تلاوت اور صدقات اطاعت خداوندی۔ شب بیداری تہجد گزاری اور ایک دوسرے کے دکھ درد میں کام آنے اور انسان کے انسان سے محبت بھرے سلوک اور عاجز انسان کے اپنے خالق حقیقی سے تعلق اور راز و نیاز کے حسین پھولوں سے روح پرور اور کیف آفرین ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کے قلوب و اذہان اور روحوں کو اس ماہ مبارک کی روحانیت کے عطر سے معمور فضاؤں سے پاکیزگی و تازگی عطا فرمائے۔ اور ان ایام میں نازل ہونے والی کثیر رحمتوں اور برکتوں سے خوب خوب بہرہ ور کرے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائدین کرام!

مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۱۹۷۹ء کے لئے تجاویز جلد از جلد ارسال فرمائیں

معتمد مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چھ سال کی ٹھوس ہمہ جہتی تعلیم

دنیا بھر کے مذاہب پر اسلام کی برتری ثابت کرنیکی مہارت

جسمانی طور پر مشقت برداشت کرنے کی تربیت

روحانی میدانوں میں لامحدود فتوحات حاصل کرنے کا عزم

اسلام کے عملی مبلّغین کی واحد درسگاہ: جامعہ احمدیہ ربوہ

(تحریر۔ یوسف سہیل شوق)

مسجد اقصیٰ سے باہر نکلیں اور شہر کی طرف واپس آنے کی بجائے دائیں طرف محلہ دارالبرکات کی طرف مڑیں تو بائیں ہاتھ پر پہلی خوبصورت اور متناسب عمارت دنیا بھر میں فریضۂ تبلیغ ادا کرنے والے مبلّغین اسلام تیار کرنے والی اپنی نوعیت کی واحد درسگاہ یعنی جامعہ احمدیہ ربوہ ہے۔ یہاں سے اسلام کے مجاہدین کی ہر سال ایک کھیپ نکلتی ہے جو کہ دنیا کے مختلف علاقوں میں پھیل جاتی ہے۔ ان لوگوں کا مقصد خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا جھنڈا بلند کرنا اور اسلام کے خلاف کئے جانے والے حملوں کا مؤثر دفاع کرنا، محبت و پیار سے سعید روحوں کے دلوں کو فتح کر کے انہیں اسلام کے حقیقی خدا کا جلوہ دکھانا اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی غلاموں کی صف میں داخل کرنا ہے۔ اس مقصد کے لئے ان مجاہدوں کو لگ بھگ سات سال تک جامعہ احمدیہ میں بھرپور ٹریننگ دی جاتی ہے۔ اس میں دینی علم کی بلندیوں تک رسائی حاصل کرنے کے علاوہ طلباء کو جسمانی مشقتوں کا بھی عادی بنایا جاتا ہے تا کہ جس قسم کی مشقت درکار ہو، وہ اسلام کی خاطر اسے ہنسی خوشی جھیل لیں۔

دنیا کے کونے کونے سے طلباء کی آمد

اس امر میں کوئی شک نہیں کہ پاکستان میں دینی علوم اور تبلیغ اسلام کی اپنی طرز کی یہ واحد درسگاہ ہے جس میں نہ صرف پاکستان کے اطراف و جوانب بلکہ دنیا بھر کے کونے کونے سے ہر سال متعدد طلباء روحانی علوم کی تشنگی بجھانے آتے ہیں۔ چنانچہ اس سال جامعہ کے کُل ۲۲۲ طلباء میں سے ۲۷ طلباء غیر ملکی ہیں جو کہ مشرق بعید میں انڈونیشیا ملائیشیا بنگلہ دیش اور مغرب میں مشرقی اور مغربی افریقہ کے ممالک تنزانیہ، کینیا، ماریشس، غانا، سیرالیون اور جنوبی امریکہ کے ملک ٹرینیڈاڈ سے اسلام کا علم حاصل کرنے آئے ہیں۔

غیر ملکی طلباء مختلف ممالک سے آتے ہیں۔ بہت سے ملکوں میں انگریزی بھی نہیں سمجھی جاتی۔ ان کے لئے جامعہ احمدیہ میں فصل خاص کے نام سے ابتدائی کلاس ہوتی ہے جہاں پر یہ طلباء دو تین سال میں اردو زبان میں مہارت حاصل کرتے ہیں اور علم دین کی مبادیات سے روشناس ہوتے ہیں۔ غیر ملکی طلباء خوش قسمت ہیں کہ ان کو اردو زبان سکھانے کا کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی حضرت ماسٹر عطا محمد صاحب کے سپرد ہے جن کی عمر ۸۹ سال ہے اور وہ اپنی پیرانہ سالی کے باوجود نوجوان اساتذہ کے دوش بدوش نہایت تندہی اور باقاعدگی سے اپنے فرائض ادا کرتے ہیں۔

محترم ماسٹر عطا محمد صاحب سے ملاقات

محترم ماسٹر صاحب نے ۳۰ ستمبر ۱۹۰۱ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ میں ۱۹۴۸ء سے جامعہ کے غیر ملکی طلباء کو اردو پڑھا رہا ہوں۔ میں ان کو انگریزی میں معنے بتاتا ہوں اور جو طلباء انگریزی بھی نہیں جانتے ان کو سمعی اور بصری ذرائع سے اردو سکھائی جاتی ہے۔ ماسٹر صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ آٹھ نو چینیوں کو اردو سکھانے پر مامور کیا تھا جو کہ علم دین حاصل کرنے آئے تھے۔ اس کے بعد یہ کام مستقل طور پر ان کے سپرد ہو گیا۔ ماسٹر صاحب کا کہنا ہے کہ مجھے ہمیشہ یہ شوق رہا ہے کہ جو بات مجھے آتی ہے وہ دوسروں کو بھی سکھاؤں۔ جامعہ احمدیہ کے مکرم قریشی نور الحق صاحب تنویر نے ماسٹر صاحب کی جفاکشی کی ایک دلچسپ مثال بیان کی اور بتایا کہ ماسٹر صاحب آج سے ۹ سال قبل جب کہ ان کی عمر ۸۰ سال تھی جامعہ کے ہائیکنگ پر جانے والے طلباء کے ساتھ گئے۔ طلباء وادی کاغان میں ناران سے جب آگے جھیل سیف الملوک جانے لگے تو ماسٹر صاحب سے درخواست کی گئی کہ چونکہ آگے چھ سات میل کا فاصلہ مسلسل چار ہزار فٹ چڑھائی کا ہے اور کسی جیپ وغیرہ کا بندوبست نہیں ہو سکا اس لئے آپ یہیں قیام کریں۔ چنانچہ تمام طلباء ماسٹر صاحب کو ناران چھوڑ کر آگے روانہ ہو گئے۔ طلباء کو راستے میں برف میں پھنس جانے کی وجہ سے معمولی سا حادثہ پیش آگیا اور انہیں جھیل سیف الملوک تک پہنچنے میں معمول سے زیادہ وقت لگ گیا لیکن طلباء جب جھیل پر پہنچے تو ان کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جبکہ انہوں نے دیکھا کہ اَسّی سالہ ماسٹر صاحب ان سے پہلے جھیل پر موجود تھے۔ ماسٹر صاحب نے بتایا کہ میں یہ دعا کرتا ہوا پیدل چل کھڑا ہوا تھا کہ خدایا ان آنکھوں کو سیف الملوک دکھا دے۔ راستے میں لوگ پوچھتے کہاں جانا ہے تو ماسٹر صاحب فرماتے، سیف الملوک لوگ کہتے بہت چڑھائی ہے آپ وہاں تک نہیں جا سکیں گے مگر ماسٹر صاحب نے کسی کی ایک نہ سنی اور سیف الملوک پہنچ گئے

ماسٹر صاحب نے اپنے لائق اور ذہین شاگردوں کا ذکر کرتے ہوئے مکرم امری عبیدی صاحب مرحوم سابق رکن پارلیمنٹ اور وزیر انصاف ٹانگانیکا (تنزانیہ) کا ذکر کیا جو کہ ۱۹۵۴ء میں دینی تعلیم حاصل کرنے ربوہ آئے تھے۔ اس کے علاوہ مکرم عبدالوہاب بن آدم حال مشنری انچارج و امیر غانا، مکرم عبدالشکور انگریز نو مسلم امریکہ، مکرم کنزے صاحب جرمنی، اور رشید احمد نو مسلم امریکہ کا خصوصی ذکر کیا اور ان کو بڑے ذہین طالب علم قرار دیا۔

مشرق و مغرب کے علوم کی تدریس

چونکہ جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل طلباء کو دنیا کے کسی بھی کونہ میں تبلیغ اسلام کے لئے بھجوایا جا سکتا ہے اس لئے ان کو دنیا بھر کے مذہبی علوم میں دستگاہ حاصل کروائی جاتی ہے اور دنیا بھر کے ہر کونے میں اسلام اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر کئے جانے والے اعتراضات کا دندان شکن جواب دینے کی تربیت دی جاتی ہے

جامعہ احمدیہ کی تدریس میں سب سے بنیادی چیز قرآن کریم کا علم ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام، حضرت خلیفۃ المسیح اوّل، حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ کی تفاسیر قرآن کے علاوہ تفسیر بیضاوی اور کشاف پڑھائی جاتی ہیں۔ قرآن کی تعلیم و تدریس پورے عرصہ تعلیم میں جاری رہتی ہے۔ اس کے بعد حدیث کی تعلیم ہے۔ اس میں حدیقۃ الصالحین سے لے کر بخاری اور ترمذی تک پڑھائی جاتی ہیں۔ اس کے بعد علم کلام کی باری آتی ہے۔ یہ تدریس تین سالوں یعنی ثالثہ (تھرڈ ایئر)، رابعہ (فورتھ ایئر)، اور خامسہ (ففتھ ایئر) میں ہوتی ہے اور اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام کتب کے علاوہ دیگر علوم پر بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ فقہ کا مضمون اولیٰ (فرسٹ ایئر) سے رابعہ (فورتھ ایئر) تک پڑھایا جاتا ہے صرف و نحو ممہدہ (ابتدائی کلاس) سے ثالثہ (تھرڈ ایئر) تک پڑھایا جاتا ہے۔ انگریزی ابتدائی کلاس سے ففتھ ایئر تک، عربی گرامر و ادب ابتدا سے ففتھ ایئر تک، اردو فارسی پہلے تین سال تک پڑھائی جاتی ہیں

یہ وہ مضامین ہیں جو کہ (انگریزی کو چھوڑ کر) عموماً دینی مدارس میں اپنی اپنی استعداد کے مطابق پڑھائے جاتے ہیں۔ لیکن دین اسلام کی عملی اشاعت کے لئے جدید علوم اور اسلام پر ہونے والے جدید اعتراضات کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔ چنانچہ موازنہ مذاہب یعنی COMPARATIVE STUDY OF RELIGIONS کا مضمون فورتھ ایئر اور ففتھ ایئر میں پڑھایا جاتا ہے۔ عیسائیت کو شکست دینے کے لئے فورتھ ایئر میں تفصیل سے تعلیم دی جاتی ہے اور دنیا کے جدید لادینی حملے کو روکنے کے لئے ففتھ ایئر میں اشتراکیت پر تنقید بھی پڑھائی جاتی ہے۔

مختلف زبانیں روانی سے بولنے کی مشق

جامعہ کا تعلیمی نظام سمسٹر سسٹم پر استوار ہے لیکن اس میں چونکہ قدم قدم پر عملی ضرورتوں کا خیال رکھا جاتا ہے اس لئے تحریری امتحانات کے ساتھ زبانی مشق بہت ضروری سمجھی جاتی ہے۔ جامعہ میں جیسا کہ ابھی ذکر کیا گیا ہے انگریزی اور عربی کا مضمون پانچ سال تک پڑھایا جاتا ہے اور اس دوران روزانہ ایک پیریڈ ان زبانوں میں تقاریر اور گفتگو کا رکھا جاتا ہے چنانچہ ہفتے میں دو دن عربی، دو دن انگریزی، اور دو دن اردو میں تقاریر کروائی جاتی ہیں

اور بات چیت میں روانی کے لئے ایک پیریڈ مکالمہ عربی اور ایک پیریڈ مکالمہ انجلیزیہ — (انگریزی بول چال) کا رکھا جاتا ہے۔ جامعہ کے تمام طلباء کو پانچ ٹیوٹوریل گروپس میں تقسیم کر کے سالانہ تقریری مقابلہ تینوں زبانوں میں کروایا جاتا ہے اور ہر زبان کے لئے علیحدہ رواں ٹرافی دی جاتی ہے۔ پہلے ہر گروپ میں مقابلہ ہوتا ہے۔ پھر ہر زبان کے چار منتخب طلباء کو کل جامعہ مقابلے میں شریک کیا جاتا ہے اور ٹرافی ٹیوٹوریل گروپ کو ملتی ہے۔

ہر طرف عربی

جامعہ احمدیہ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس درسگاہ کا سارا نظام عربی زبان میں چلایا جاتا ہے۔ دفتری ریکارڈ، اعداد و شمار کے لئے عربی اصطلاحیں استعمال کی جاتی ہیں۔ پرنسپل کو العمید کہا جاتا ہے۔ سٹاف روم کو غرفۃ الاساتذہ۔ ہال کو القاعۃ اور لائبریری کو المکتبہ کہا جاتا ہے ہوسٹل میں مقرر شدہ پریفیکٹ کو النقیب اور چیف پریفیکٹ کو النقیب الاعلیٰ کہا جاتا ہے۔

کورس کی لمبائی طلباء کی ذہانت پر منحصر ہے

جامعہ احمدیہ کے ناظم الامتحانات مکرم قریشی نور الحق صاحب تنویر قاہرہ یونیورسٹی کے فارغ التحصیل ہیں اور دنیا کے عربی ادب میں ماجستیر (ایم-اے) کی ڈگری حاصل کر چکے ہیں جس کے دوران میں آپ نے "امثال قرآن کا عربی ادب پر اثر" کے نام سے ایک ضخیم مقالہ سپردِ قلم فرمایا ہے۔ مکرم تنویر صاحب نے جامعہ احمدیہ کے تعلیمی ڈھانچے کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ جامعہ کا ابتدائی درجہ ممہدہ یعنی تیاری کا سال (PREPARATORY) ہے۔ داخلے کے لئے کم از کم معیار میٹرک پاس ہونا ہے اس کے علاوہ توقع یہ کی جاتی ہے کہ کم از کم قرآن کریم ناظرہ اور کسی قدر عربی بھی آتی ہو۔ تعلیم کی ابتداء ممہدہ سے ہوتی ہے۔ اس کے بعد درجہ اولیٰ، ثانیہ، ثالثہ، رابعہ، خامسہ پاس کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد تحریک جدید انجمن احمدیہ کی وکالت تعلیم شاہد کی ڈگری دینے کے لئے ایک جامع امتحان لیتی ہے اور اس کے بعد چھٹا سال سادسہ ہوتا ہے جس میں عملی تربیت دی جاتی ہے —

مکرم تنویر صاحب نے کہا کہ اس کے باوجود کورس کی لمبائی طالب علم کی اپنی ذہانت پر بھی منحصر ہوتی ہے۔ بعض اوقات الف-اے، بی-اے اور ایم-اے پاس طالب علم بھی آتے ہیں۔ ان کا انٹرویو لینے کے بعد ان کو ان کی صلاحیت کے اعتبار سے براہ راست درجہ ثالثہ (تھرڈ ایئر) تک داخلہ دے دیا جاتا ہے۔ انہوں نے بطور مثال بتایا کہ جاپان میں اس وقت مبلغ اسلام اور سابق صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے پنجاب یونیورسٹی سے ایم-اے عربی میں گولڈ میڈل حاصل کیا تھا۔ ان کو براہ راست درجہ ثالثہ میں داخلہ دیا گیا تھا۔

تنویر صاحب نے بتایا کہ غیر ملکی طلباء کا خصوصی انٹرویو ہوتا ہے اور ان کو ابتداء میں فصلِ خاص (سپیشل کلاس) میں داخلہ دیا جاتا ہے جس کے بعد وہ اپنی تعلیم ممہدہ سے شروع کرتے ہیں۔ اور دیگر پاکستانی طلباء کے ہمراہ اپنا کورس مکمل کرنے پر شاہد کی ڈگری حاصل کرتے ہیں۔

امتحانی نظام

مکرم تنویر صاحب ناظم امتحانات (کنٹرولر آف ایگزامینیشن) بھی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ جامعہ میں امتحانات کے انٹرنل سسٹم کے تحت سال میں دو سمسٹر ہوتے ہیں۔ پاس ہونے کا عام معیار ۵۰٪ نمبر حاصل کرنا ہے مگر قرآن کریم اور صرف ونحو میں ۷۵٪ نمبر حاصل کرنے ضروری ہیں۔ اسی طرح مجموعی طور پر پاس ہونے کے لئے ۵۵٪ نمبر کم از کم معیار ہے۔ تحریری امتحان کے علاوہ جنرل نالج، انگلش اور عربی بول چال اور پڑھنے کا امتحان زبانی ہوتا ہے۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینے والے مستحق طلباء کو وظائف دئیے جاتے ہیں۔ ہوسٹل میں رہنے والے طالب علم کو ۲۵ روپے اور گھر میں رہنے والے طالب علم کو ۵۰/- روپے ماہوار وظیفہ دیا جاتا ہے۔

یہ بچے قرآن حفظ کرنے نائیجیریا سے ربوہ آئے ہیں۔

جامعہ احمدیہ کے زیر انتظام ایک مدرسۃ الحفظ بھی قائم ہے جس میں دو قابل حافظ اور قاری صاحبان کے زیر اہتمام طالب علم قرآن حکیم حفظ کرتے ہیں۔ تاہم حفظ قرآن کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں۔ چنانچہ اس کلاس میں بعض ادھیڑ عمر عاشق قرآن طلباء بھی شامل ہیں۔ اس کلاس کی ایک عجیب خصوصیت دس سے بارہ سال کی عمر کے چار افریقی بچے ہیں جو کہ نائیجیریا سے قرآن کریم حفظ کرنے ربوہ آئے ہیں۔ اس کلاس میں طلباء کی کل تعداد ۴۴ ہے۔ عموماً ایک طالب علم تین سے چار سال کے عرصے میں قرآن کریم حفظ کر لیتا ہے جس کے بعد یہ طلباء سکولوں میں اپنی عام پڑھائی جاری رکھتے ہیں۔ جامعہ احمدیہ کے شعبہ مدرسۃ الحفظ سے قرآن کریم حفظ کئے ہوئے طلباء کی ایک معقول تعداد موجود ہے جنہوں نے حفظِ قرآن کے بعد میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ اس کلاس میں حافظ قاری محمد عاشق صاحب اور حافظ قاری عاشق حسین صاحب طلباء کو قرآن کریم حفظ کرواتے ہیں۔ حافظ عاشق حسین صاحب آج کل مسجد مبارک میں نماز تراویح کے دوران قرآن کریم سنا رہے ہیں جبکہ قاری محمد عاشق صاحب سیالکوٹ میں قرآن کریم سنا رہے ہیں

تربیت کی عملی درسگاہ — ناصر ہوسٹل

مکرم قریشی نور الحق صاحب تنویر جامعہ احمدیہ کے ہوسٹل، ناصر ہوسٹل کے سپرنٹنڈنٹ بھی ہیں۔ ان کی نگرانی میں طلباء کی عملی تربیت کا نظام رائج ہے۔ پانچوں نمازیں باجماعت پڑھائی جاتی ہیں اور عموماً مغرب اور فجر کی نمازوں کے لئے مسجد مبارک جانے کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ دن میں دو دفعہ درس دیا جاتا ہے۔ ہوسٹل میں کھانے میں صبح ناشتے میں آدھ پاؤ دہی اور ایک تنوری پراٹھا دیا جاتا ہے۔ دوپہر اور شام کو گوشت پکتا ہے۔ ہفتے میں ایک دن سویٹ ڈش بھی ہے۔ طلباء کے استعمال کے لئے ایک مطبخ الطلاب (سٹوڈنٹس کچن) کی سہولت میسر ہے تاکہ طلباء جو چیز خود پکانا چاہیں پکا سکیں۔ ناصر ہوسٹل میں ۱۷۰ طلباء کی گنجائش ہے جس میں ۴۲ کیوبیکلز شامل ہیں۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

ربوہ — افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ محترم سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدر آبادی مرحوم کی صاحبزادی عزیزہ امینہ بیگم بتاریخ ۴ اگست ۱۹۷۹ء (مطابق ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۹۹ھ) بروز ہفتہ دس بجے صبح بعمر چالیس سال وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اسی روز بعد نماز عشاء مسجد دارالرحمت شرقی کے باہر محترم چوہدری محمد شریف صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں مقامی احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر پر دعا محترم مولوی محمد صدیق صاحب لائبریرین خلافت لائبریری ربوہ نے کرائی۔

احباب جماعت عزیزہ مرحومہ کی جنت الفردوس میں بلندئ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ محترم سیٹھ محمد اعظم صاحب مرحوم کی بیگم صاحبہ محترمہ پر اس صدمہ کا بہت گہرا اثر ہے۔ احباب ان کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ نیز عزیزہ مرحومہ کے جملہ بھائیوں بہنوں اور دیگر افراد کو بھی صبر جمیل سے نوازے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

درخواست ہائے دعا

۱- میرے عزیز دوست برادرم چوہدری نعیم احمد صاحب ابن چوہدری محمد بوٹا صاحب اعوان مرحوم جلسہ سالانہ ۱۹۷۸ء سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور آج کل کراچی میں زیر علاج ہیں۔ ڈاکٹروں نے ۴ ماہ علاج کا مشورہ دیا ہے ویسے پہلے سے افاقہ ہے۔ برادرم نعیم احمد صاحب کے بچے بھی ایک ماہ سے کراچی چلے گئے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری بشارت اللہ ابن خواجہ عبد اللہ خان صاحب مرحوم سبزی فروش رحمت بازار ربوہ)

۲- خاکسار کی اہلیہ عرصہ دو سال سے شدید بیمار ہیں۔ چلنے پھرنے سے معذور ہیں نماز اور قرآن شریف بھی لیٹ کر پڑھتی ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبد الرحمٰن دہلوی ۲/۶ دار الصدر شمالی ربوہ)

۳- خاکسار کا بچہ وسیم احمد عرصہ دو ماہ سے بعارضہ خرابی جگر و بخار بیمار ہے احباب جماعت کی خدمت میں اس کی صحت کاملہ عاجلہ و درازئ عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد سلیم - کارکن جامعہ احمدیہ - ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنوبی تنزانیہ میں ۱۲۰ افراد کا قبولِ حق۔ وقارِ عمل کے ذریعہ مساجد کی تعمیر

۴ نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ ملک کے نائب صدر اور وزراء کو پیغامِ حق پہنچایا گیا

دارالسلام (تنزانیہ) مشرقی افریقہ کے ملک تنزانیہ کے جنوبی صوبہ جات مٹوارہ اور لنڈی میں ۱۲۰ افراد حق کو قبول کر کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہوئے۔ پہلے سے تعمیر شدہ مساجد کے علاوہ چار نئی مساجد کی تعمیر عمل میں آئی ہے اور مزید دو مسجدیں زیرِ تعمیر ہیں۔ اس کے علاوہ ۴ نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ اس علاقے میں جماعتِ احمدیہ کی طرف سے متعین مبلّغِ اسلام مکرم مولانا عبدالوہاب احمد شاہد نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ تنزانیہ کے جنوبی صوبہ جات میں نیوالا کے مقام پر دو سال قبل ۱۹۷۷ء میں باقاعدہ مشن قائم کیا گیا تھا۔ یہ علاقہ بجلی حتیٰ کہ پانی کی سہولت سے بھی محروم ہے اور دیگر ذرائع آمد و رفت کے لحاظ سے بھی انتہائی طور پر پسماندہ ہے۔ یہاں پر سولہ دیہات میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے اور جن چار دیہات میں باقاعدہ جماعتیں قائم ہیں ان کے نام ڈینمبو (DINEMBO)، مپواہیہ (MPWAHIA)، مپومبے (MPOMBE) اور نچنگویہ (NACHINGWEA) ہیں۔ جنوبی صوبہ جات میں جن چار مقامات پر مساجد تعمیر ہوئی ہیں ان کی تعمیر کا بیشتر کام احبابِ جماعت نے وقارِ عمل کے ذریعے سرانجام دیا ہے۔ اب تک مٹاما (MTAMA)، نیینگاؤ (NYANGAO)، لولنڈی (LOLINDI)، کسیمانی (KISMANI) میں مساجد کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے اور دو علاقوں یعنی نیوالا (NEWALA) اور ماہوٹہ (MAHUTA) میں مساجد زیرِ تعمیر ہیں۔ اس کے علاوہ مٹاما میں مسجد کے قریب دو پلاٹ بھی خرید لئے گئے ہیں۔

اس علاقے میں پیغامِ حق پہنچانے کی جد و جہد خدا کے فضل سے کامیابی سے ہمکنار ہو رہی ہے اور حقیقی اسلام کی آغوش میں آنے والوں میں سکول ٹیچر، امام مسجد، نمبردار اور اعلیٰ حکام بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ جن لوگوں تک پیغامِ حق پہنچایا گیا ہے ان میں ریجنل کمشنر، ایریا کمشنر اور پولیس کمانڈر کے علاوہ ملک کے نائب صدر اور وزراء بھی شامل ہیں۔ ایک ریجنل لائبریری میں قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ رکھوایا گیا اور ایک سکول میں "اسلام" کے موضوع پر لیکچر دیا گیا جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیّبہ اور اسلام کے بنیادی ارکان کا تعارف کروایا گیا۔ تبلیغِ اسلام کے لئے ہر ماہ دو یومِ تبلیغ منائے جاتے ہیں۔

تربیت

جماعت کے مختلف مقامات پر مراکزِ نماز قائم کئے گئے ہیں۔ اور بعض مراکزِ نماز میں نومسلم احباب کی تربیت کے لئے درس القرآن کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ احبابِ جماعت تربیتی دورے کرتے ہیں اور جنوبی صوبہ جات کی مرکزی جماعت کے تحت موسمِ گرما کی تعطیلات میں اب تک چار تربیتی کلاسز منعقد ہو چکی ہیں۔ مبلّغِ اسلام مولانا عبدالوہاب احمد شاہد کی زیرِ نگرانی ایک معلمین کلاس جاری ہے جس میں چھ ماہ کے عرصہ میں اسلام کے بنیادی امور سے تفصیلی آگاہی کروائی جاتی ہے۔ اب تک اس کلاس سے چار معلمین اپنی تربیت مکمل کر چکے ہیں۔

مشن کے قیام کی تاریخ

اس علاقے میں احمدیت کا پیغام ۱۹۴۴ء میں مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر کے ذریعہ پہنچا۔ ان کے واپس تشریف لے جانے کے بعد اس علاقے میں کوئی باقاعدہ مبلّغ نہیں آ سکا تاہم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ اور مولانا محمد منور صاحب مشنری انچارج اور دیگر مبلغین کرام گاہے گاہے تشریف لاتے رہے۔ ۱۹۷۶ء میں مولانا جمیل الرحمٰن صاحب رفیق امیر و مشنری انچارج تنزانیہ نے ان صوبہ جات کا تفصیلی دورہ کیا اور مکرم مولانا عبدالوہاب احمد صاحب کو باقاعدہ مشن کھولنے کے لئے بھجوایا جنہوں نے ۲۴ اپریل ۱۹۷۷ء سے نیوالا میں باضابطہ مشن ہاؤس کی بنیاد رکھی۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ علاقے کے نومسلم احباب کے ایمانوں میں اضافے کے لئے خصوصی دعائیں فرمائیں اللہ تعالیٰ اس علاقے کے ایک ایک فرد کو خدائے واحد کی توحید اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے جھنڈے تلے آنے کی توفیق دے۔ آمین۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
الفضل
خود خرید کر پڑھے

اداریہ

(بقیہ صفحہ ۲)

بھلائی اور راہنمائی کے لئے آسمان سے اُتارا ہے۔ انہیں صراطِ مستقیم کی طرف واپس لا اور اُس عذاب سے نجات بخش جو ان کے چاروں طرف محیط ہو رہا ہے اور اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کر کے انہیں سرفرازی و سربلندی عطا فرما، تجھ کو سب قدرت اور طاقت حاصل ہے اور تیرے آگے کوئی بات انہونی نہیں، آمین اللّٰھم آمین۔

درخواستِ دُعا

۱۔ میرے بیٹے عزیزم آفتاب احمد باجوہ چوٹ لگ جانے سے بیمار ہیں۔ فضلِ عمر ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحتِ کاملہ عطا کرے۔

(بشیر احمد باجوہ چک 36/11-L ساہیوال)

۲۔ ہمارے دو دوست مکرم حبیب احمد صاحب اور مکرم فضل محمود صاحب بیمار ہیں احباب سے ان کی شفائے کاملہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ نیز خاکسار اپنے بچوں کے نیک، صالح اور خادمِ دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے۔ (نیاز قطب احمد بٹ۔ بٹ الیکٹرک ریڈیو اسٹورز پشاور)

۳۔ پسرم عزیزم سردار محمود احمد فرید کے بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ یہی بازو ۱۹۷۷ء میں بھی ٹوٹا تھا۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں عزیز کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سردار نور احمد مرتضےٰ کارکن دفتر جائیداد۔ ربوہ)

۴۔ میرے چھوٹے بھائی نعمت اللہ خاں ابن حضرت ماسٹر ماموں خاں صاحب صحابی سابق ڈرل ماسٹر ٹی آئی ہائی سکول قادیان کے پاؤں کا زخم انگوٹھا کاٹ دینے کے باوجود مندمل نہیں ہوا۔ کیونکہ یہ شوگر کے بھی مریض ہیں اس لئے زخم دن بدن خراب ہوتا چلا جا رہا ہے۔ سب بھائیوں، بہنوں اور بزرگوں سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ شافیٔ مطلق محض اپنے رحم سے میرے بھائی کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

(محمد خاں ماموں خاں قادیانی جہیس آباد ضلع تھرپارکر سندھ)

۵۔ خاکسار کی والدہ محترمہ عرصہ ایک سال سے بیمار ہیں۔ پہلے سے کچھ آرام ہے لیکن ایک ہفتے یا عشرہ میں دورہ ہوتا ہے۔

احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ خاکسار کی والدہ محترمہ کی صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(شمشاد احمد تخت ہزارہ ضلع سرگودہا)

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں
ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔ دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونے کا فوری علاج کیا جاتا ہے
شریف ڈینٹل کلینک
نزد مسجد اقصیٰ ربوہ
فون ۵۴۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ سیکنڈری سکول اوگباگی (نائیجیریا) کے واسطے ایک وین کا عطیہ

سکول کے ترقیاتی پروگرام کے لئے ڈھائی ہزار این کے عطیات

نائیجیریا کی ریاست اونڈو کے علاقہ اوگباگی اکوکو میں واقع احمدیہ سیکنڈری سکول کے طالب علموں کے لئے والدین نے مل جل کر ایک جدید ترین ٹویوٹا وین تحفہ میں دی ہے یہ قیمتی تحفہ ایک خصوصی تقریب میں جو کہ ۲۳ جون ۱۹۷۹ء کو منعقد ہوئی۔ احمدیہ مسلم مشن ابادان کے سرکٹ چیئرمین مکرم الحاج اے۔ آر بساری نے وصول کیا۔ مکرم بساری موصوف اس تقریب کے صدر تھے۔ اس تقریب کی ایک اور اہم بات یہ تھی کہ اس موقع پر سکول کے ایک ترقیاتی پروگرام کی تکمیل کے لئے ڈھائی ہزار این (نائیجیرین سکہ) کی گراں قدر رقم کے عطیات اکٹھے کئے گئے۔ اس ترقیاتی پروگرام پر کل دس ہزار این کی لاگت کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ نائیجیریا سے چھپنے والے احمدیہ مسلم مشن کے ترجمان انگریزی ہفت روزہ رسالہ "ٹروتھ" کی ۱۳ جولائی ۱۹۷۹ء کی اشاعت کے مطابق اس تقریب کے صدر مکرم الحاج اے۔ آر بساری نے اس کے لئے پانچ سو این کا عطیہ دیا۔ دیگر عطیہ دہندگان میں احمدیہ مسلم مشن ایکیٹی اکوکو سرکٹ پانچ سو این، اس کے سرکٹ چیئرمین الحاج علی دیبایو ۱۰۰ این اور او آف اوگباگی ۲۵ این۔ اس کے علاوہ مختلف تنظیموں اور شہر اور شہر سے ملحقہ علاقوں کی اہم شخصیات نے فراخدلی سے عطیات دیئے۔ اس تقریب سے خطاب کرتے ہوئے الحاج اے۔ آر بساری نے کہا کہ یہ سکول ۱۹۵۷ء میں قائم ہوا تھا اور اس کے بعد سے اب تک تعلیم، اخلاق، کھیلوں اور نظم و ضبط کے معاملات میں اس سکول کی کارکردگی کو کسی طرح بھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔

ایک مقرر محترم اداو رتفیبی نے حاضرین کو بتایا کہ سکول کے ترقیاتی پروگرام میں ایک مچھلیوں کے تالاب کی تعمیر بھی شامل ہے تاکہ عوام کو تازہ مچھلی میسر آسکے۔ انہوں نے بتایا کہ حکومت نے اس سکول کو اس کے قیام کے بعد سے اب تک ایک لاکھ ۲۰ ہزار این کی گرانٹ دی ہے۔ اس کے علاوہ سکول کے تمام کارکنوں کی تنخواہیں بھی ادا کی ہیں۔ اوگباگی کمیونٹی نے اس سکول کے لئے پانچ کلاس رومز پر مشتمل ایک عمارت تعمیر کی ہے اور نئے سیشن کے آغاز سے قبل مزید کمرے تعمیر کر کے دینے کا وعدہ کیا ہے۔ انہوں نے سکول کے بانی احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا کی خدمات کو سراہا اور مشن سے درخواست کی کہ سکول میں ایک کمرشل بلاک کا اضافہ کیا جائے۔

ڈویژنل ایجوکیشن آفیسر مسٹر ڈی۔ او۔ آنیلے نے اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے علاقے کے عوام کے سکول کی ترقی میں اہم کردار پر روشنی ڈالی اور طلباء کی کامیابی کی دعا کی۔

مسجد احمدیہ چنیوٹ میں رمضان المبارک کے روحانی پروگرام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک کے ایام میں مرکز سے محترم حافظ غلام حسین صاحب مسجد احمدیہ چنیوٹ میں نماز تراویح پڑھا رہے ہیں۔ اسی طرح نماز ظہر کے بعد محترم حافظ مبارک علی ابن احمد علی امجد صاحب قرآن مجید کا درس دے رہے ہیں۔ لجنہ اماء اللہ چنیوٹ کے زیر انتظام بھی صبح سات بجے صدر صاحبہ لجنہ کے مکان پر ممبرات لجنہ باری باری درس قرآن دے رہی ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب پر فضل کرے اور اس مبارک مہینہ کی برکتوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔ (سردار عبدالقادر سیکرٹری اصلاح و ارشاد چنیوٹ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

آسماں پر دعوتِ حق کے لئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار
(مسیح موعودؑ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا:۔

"اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

(اشتہار ۷ ستمبر ۱۸۹۵ء)

اللہ تعالیٰ سے علم پاکر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے جب یہ بشارت قوم کو سنائی تھی اُس وقت صرف چند ہزار لوگ آپ کے ماننے والے تھے۔ اس بشارت کے مطابق محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب ہماری تعداد ایک کروڑ تک پہنچ چکی ہے۔ الحمد للہ۔ ان میں تمام اقوامِ عالم کے لوگ شامل ہیں۔ یوگوسلاوین، جرمن، انگریز، سکنڈے نیوین، امریکن، سوس، ہالینڈ والے، افریقن اقوام کے لوگ، جزائر کے رہنے والے سبھی شامل ہیں اور جماعت کی طرف سے غلبۂ اسلام کی مہم پورے زور سے جاری ہے۔ یہ بہت عظیم الشان کام ہے اسے کامیاب بنانے کے لئے ہمیں اسی کے موافق قربانیاں دینی ہوں گی ——

"صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کی شکل میں آپ سے جو قربانی مانگی گئی ہے اسے کامیاب بنانے میں کوئی کمی نہ چھوڑیئے تاکہ غلبۂ اسلام کے دن قریب تر ہوتے جائیں۔ وما توفیقنا الا باللہ۔ (سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

مرکزی مقابلہ مضمون نویسی اطفال و ناصرات کی تاریخ میں توسیع

اعلان کیا جاتا ہے کہ اطفال و ناصرات کے انعامی مقابلہ مضمون نویسی بعنوان "سیرت حضرت ابوبکر صدیقؓ" کی تاریخ میں توسیع کر دی گئی ہے۔ جو مقالے ۱۵ اگست تک مرکز میں پہنچ جائیں گے انہیں مقابلہ میں شامل کر لیا جائے گا۔

یاد رہے کہ اول، دوم اور سوم آنیوالوں کے لئے بالترتیب دو سو، ایک سو پچاس اور سو روپے کا انعام مقرر کیا گیا ہے۔

(سیکرٹری اشاعت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

حضرت حکیم نظام جانؓ
کا
مشہور دواخانہ
○
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر ○ گوجرانوالہ
فون نمبر ۲۴۴۴۷
ربوہ ○ بالمقابل ایوانِ محمود فون ۶۲۸
نگران
حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جانؓ
(رجسٹرڈ درجہ اول)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ربوہ اور بیرون ربوہ میں سکنی اور زرعی جائیداد کی
خرید و فروخت کا سب سے پہلا اور قابلِ اعتماد ادارہ
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ انس مارکیٹ ربوہ۔
فون ۵۲۵